من احبھم فبحبی احبھم

قصائدِ منقبت

حضراتِ دوازدہ امام اہلِ بیتِ کرام

سیدالانام علیہ و علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام

نتیجۂ طبع

عالیجناب حکمت مآب روشن ضمیر بوعلی نظیر حکیم غلام دستگیر صاحب قادری چشتی

سلمہ اللہ تعالےٰ و ادام فیضانہ علی کل صغیر و کبیر

در مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن بحلیۂ طبع محلّی گردید

یارب صل وسلم وبارک علیه الف صلوٰة علی النبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناقب دوازدہ امام رضوان اللہ علیہم اجمعین

با ادب دل ہی سنین سب خاص و عام
ہے مجبو حالِ دوازدہ امام

ہے محبت انکی حبِ مصطفیٰ
دوستو نسے انکے ہے راضی خدا

دشمنو نپر انکے ہے حق کا غضب
انکی رکھے دوستی مین ہمکو رب

آیتہ تطہیر سے عقدہ کھلا
حق نے پاک انکو گناہو نسے کیا

حامیِ دینِ رسولِ انس و جان
حافظِ شرعِ شہِ کون و مکان

ہین ستونِ دین محبوبِ خدا
انکے در کی خاک ہین سب اولیا

انکساری عجز ان کا دیکھیے
کس طرح ڈرتے تھے یہ اللہ سے

رند مشرب آجکل کے صوفیہ
دھجیان کرڈالے پردہ شرع کا

عالمون کا گر نہ ہوتا ان کو ڈر
پوجتے بت مظہرِ حق جان کر

اولیا کے بادشہ ہین یہ امام * اِنسے عبرت لیوین چھوڑین وہ کلام
برکتِ دارین سمجھا ہے غلام * مختصر لکھا ہے حال ہر امامؓ

منقبت حضرت جنابِ مرتضیٰ علی کرّم اللّٰہُ وجہہٗ

ہین امام اوّل علیِ مُرتضیٰ * اِبنِ عمِّ مُصطفیٰ ۴ شیرِ خُدا
وصف مین اوس شاہ کی خاصی حدیث * دیکھیے مَنْ کُنْتُ مولا کی حدیث
یہ مُسلّم ہے کہ بعد انبیا * فضل ہر انسان پہ ہی شیخین کا
پر فضیلت حضرتِ شیخین کی * آپ کے علم و کرامت پر نہ تھی
ہے تولد کعبے مین اوس شاہ کا * پرورش فرماے حضرت مصطفیٰ
جانشینِ مُصطفیٰ مولا علیؓ * ہین چچیرے بھائی اور داماد بھی
شان ہے معبود کی مُنہ آپ کا * کرّمَ اللّٰہُ وجہہٗ کہنا بجا
ایسا فرمایٔ عمرؓ حق کے حبیب * تین باتین جو علیؓ کو ہین نصیب
ایک تو عقدِ جنابِ فاطمہؓ * حکم حق سے ساتھ مولا کے ہُوا
دوسرا حاجت رہی جب غسل کی * جانے کی مسجد مین ہی پروانگی

۴ ایک بھی اوس سے مجھے ملتی اگر * تو مین سمجھتا اپنے کو بھی خوبتر

تیسرا رتبہ جو خالق نے دیا | قلع خیبر فتح آپ ہی سے ہوا
تہے خبردار علم سے اللہ کے | ہین ہزارون ہی نصایح آپ سے
مدح خوان اوس شاہ کا ہے کبریا | ہے کلام اللہ مین وصف آپکا
جو ثنا کی ہے رسولؐ پاک نے | ہین حدیثین سیکڑون اوصاف سے
کعبے مین پیدا ہوی حضرت علیؓ | اور شہادتگاہ بھی مسجد ہوئی
ہے زواجر مین محبو خبر | لکھتے ہین علامۂ ابن حجر
تہے بڑے لایق ضرار خوش صفات | اونسے پوچھے ہین معاویہ یہ بات
اے ضرار اسدم مجہہ یہ دو بتا | کیا صفت رکہتے تہے حضرت مرتضےٰ
آپ کے اصرار سے مجبور ہو | یون بیان کرنے لگے اوصاف کو
علم اوس شیر خدا کا تہا وسیع | عارف باللہ تہے آپ اور شجیع
دین کی تائید مین تہی سخت گام | حق و باطل کو جدا کرتا کلام
حکم کرتے آپ ساتہ انصاف کے | زیب دنیا کے پسندیدہ نہ تہے
تہی محبت رات اور اندہیاری سے | روتے اکثر خوف سے اللہ کے

فکر میں رہتے بہت ناشاد تھے — اور ملا کرتے کف افسوس کو

نفس کو کرتے ملامت وہ دلی — موٹے کپڑے پہنتے تھے باخوشی

کہانا جو موجود ہوتا کہاتے تھے — بد مزہ ہو تو نہ کچھ فرماتے تھے

ہم میں رہتے تھے ہماری طرح سے — فخر اپنے رتبے کا کرتے نہ تھے

جو بلاتا اوسکے گھر جاتے حضور — عذر کچھ اسمیں نہ فرماتے حضور

ہیبت حق رکھتی تھی وہ ذی ہمم — باوجود اوس قرب کے ڈرتی تھی ہم

کرتی دینداروں کی تھی عظمت ضرور — دوست رکھتی تھے غریبوں کو حضور

زور ناحق پر زبردستوں کا ہو — آپ دلواتے تھے حق مظلوم کو

پھر قسم کھاکر یہ کہتے تھے ضرار — میں نے دیکھا ہے وہ شہ کا اضطرار

جب اندھیاری ہوتی پچھلی رات کی — اور تاروں کی ضیا چھپ جاتی تھی

اپنی داڑھی کو پکڑ کر اشکبار — ایسا مسجد میں ٹہلتے بے قرار

کیا بتاؤں اضطراب اوس شاہ کا — تڑپے ہے جوں سانپ کا کاٹا ہوا

جسطرح غمگین روتا ہے کوئی — روتی تھی اسطرح سے حضرت علیؓ

عاجزی کرکے بدرگاہِ خدا | عرض کرتے ربنا یا ربنا
کہتے اے دنیا توجہ واشتیاق | مجھہ طرف کی ہین دیا تجکو طلاق
مین کنارہ کش ہون تیرے مکر سے | یہ فریبا پا تو جا اورونکو دے
عیش ہی تیرا ذلیل عرصہ ہے کم | ہے بھرا تجھہ مین سراسر خوف وغم
کرتے افسوس اپنے پر وہ حق شناس | عاقبت کا توشہ کم ہے اپنے پاس
وہ سفر ہے دور کا حق کی پناہ | اور نادانستگی وحشت کی راہ
رو دیئے سنکر معاویہ یہ حال | اشک ٹپکے داڑہی پر باران مثال
اشک پونچھا آپ نے رومال سے | جتنے حاضر تھے وہ سب رونے لگے
تب معاویہ نے فرمائی یہ بات | ای خدا اب تم کہے جو کچھہ صفات
وصف ایسے ہی تہے ذاتِ پاک کے | اپنی رحمت اونپہ حق نازل کرے
حال مولا کا غلام دستگیر | سنکے شرما جائینگے رندے فقیر

منقبت حضرت جناب امام حسن وحضرت جناب امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما

دوسرے ہین جو امامِ دوسرا | ہے حسن ابنِ علی نام آپ کا

تیسرے حضرت حسین با صفا — سید الشہدا شہید کربلا

دو جہان مین شوکت ہر دو جناب — اسطرح روشن ہے مثل آفتاب

شان انکی ہر کسی پر ہے عیان — حال انکا کون کیجے بیان

ہو سکے کیونکر بیان آنجناب — مین برا ہون ہر زبان میری خراب

تہی شجاعت مثل شیر کبریا — صبر ان مین فاطمہ زہرا کا تہا

ایسا فرمائے رسول اللہ نے — دونون یہ فرزند ہین دلبر مرے

دوست انکو رکھہ تو اے باخدا — دوستو نپر فضل رکھہ انکے سدا

یہ بھی فرمائے ہین ختم المرسلین — ہین یہ سردار اہل جنت کے یقین

وصف انکا آپ فرمایا خدا — جو کرین تعریف ان کی ہے بجا

انکے غم مین روی ہین حضرت رسول — انکے غم مین روی ہین زہرا بتول

سب خدائی کو رلایا انکا غم — روز محشر تک رہیگا یہ الم

جانتے ہین انکو سب میر و فقیر — طول اب مت کر غلام دستگیر

ہمنے بستان شہادت مین لکہا — ہے مفصل حال ان حضرات کا

منقبت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہین جو زین العابدین تھے امام
حال اونکا عرض کرتا ہے غلام

ہین یہ فرزند حسین ابن علی
شہر بانو والدہ ہین آپ کی

بس عبادت کرتے تھے صبح و مسا
اس لیے عابد ہوا نام آپ کا

چند اصحاب اور چچا اور باپ سے
لی حدیثون کی سند ہے آپ نے

صاحب تقوی تھے اور دانائے راز
روز و شب طاعت مین حق کے جانگداز

راوی کہتا ہے کہ حضرت با نیاز
تھے مقام کعبے مین پڑھتے نماز

دیر تک سجدے مین جب شاغل رہے
مین سنا جا کر صدا نزدیک سے

انکسار اور عجز سے وہ باخدا
حق تعالے سے یہ کرتے تھے دعا

چاہتا ہے بندہ یہ تیری پناہ
اور اس مسکین کو دے اپنی پناہ

دے یہ سائل کو پناہ اے بادشاہ
اس فقیر عاجز کو دے اپنی پناہ

راوی کہتا ہے مین پڑھکر یہ دعا
حق سے جو مانگا وہ مقصد مل گیا

کرتے تھے جسدم وضو وہ باخدا
زرد ہو جاتا تھا چہرہ آپ کا

آپ سے پوچھا کسی نے یا امام | کیوں یہ چہرہ ہو رہا ہی زرد فام
بولے حضرت جانتے ہو تم اسے | اب کھڑے ہوتے ہین کسکے سامنے
چھپ کے راتو نکو غریبون کے لئے | درہم و دینار و یکر آتے تھے
حلم ایسا تھا کسینے عرض کی | گالیان دیتا ہی حضرت کو کوئی
آپ اوسکے ساتھ اوسکے گھر گئے | اوس شقی بد کو نرمی سے کہے
گر ہے اوس گالی کا قایل بی پشیمان | مجھکو بخشے حق تعالے ای جوان
ہو وہ گالی شان سی میری خلاف | اِس خطا کو حق کرے تیری معاف
دوستو یہ حلم تھا اوس شاہ کا | اور تھا کسطرحکا خوفِ خدا
آپ کرتے تھے نماز اک دن ادا | آگ گھر کو لگ گئی اور جل گیا
سر پہ گھر جلتا تھا پیچھے تھے کھڑے | یان نہ کچھ پروا تھی سب چلاتے تھے
جب نمازِ حق سی فارغ ہو چکے | سب نے معروضہ کیا اوس شاہ سے
جل گیا گھر آپ کو تھی کچھ خبر | تب کہے شبیر کے نورِ نظر
آتش دوزخ کا تھا ہمکو ملال | یہان کی آتش کا بھلا کیا تھا خیال

جب چلے حج کو ہیں وہ جانِ رسولؐ
ہیبتِ خالق سے تھے از حد ملول

جسم میں لرزہ تھا چہرہ زرد تھا
بند ہر اک خوفِ حق سے کانپتا تھا

کہتے تھے لبیک ہمراہی تمام
آپ تھے خاموش وہ دین کے امام

قافلے والوں نے پوچھا کر کے شین
آپ کیوں خاموش ہیں ابن حسینؓ

بولے ڈرتا ہوں کہوں لبیک اگر
ہو نہ لا لبیک کا ظاہر اثر

منہ پہ لائے جب وہ شہ لبیک کو
اونٹ پر سے گر پڑے بیہوش ہو

کربلا کے معرکہ میں آپ تھے
کیسے کیسے صدمے حضرت پر ہوئے

ہیں جو زیور خونی قیدی کے لئے
اوس تنِ نازک پہ پہنائے گئے

عمر بھر تکلیف ہی سہتے رہے
زہر سے پائی شہادت آپ نے

پوتے زہراؓ کے ہیں یہ روشن ضمیر
کیسے صابر تھے ۔ غلام دستگیر

منقبت حضرت جناب امام باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اے محبو پانچوین ہیں جو امام
ہیں امام باقرِ عالی مقام

حضرت عابد کے ہیں یہ نورِ عین
اِنکے نانا ہیں حسنؓ دادا حسینؓ

یعنے جو تہین والدہ اُس شاہ کی | ام عبداللہ حسنؓ کی بیٹی تہی

اہل بیت مصطفےٰ مین آپ سے | سب سے بڑہکر علم و دین ظاہر ہوے

راوی کہتا ہے کہ اِک دن کوہ پر | دیکھا مین نے اِک جوان ہے نیک تر

ہے برہنہ ایک کپڑا ہے بندہا | تہا پرانا اور بالکل میلا تہا

اوس جوان کے مین گیا نزدیکتر | پڑہ رہے تہے کچھہ فلک کو دیکھکر

تہے صفاتی نام وہ اللہ کے | ویسے ہی وہ دیر تک پڑہتے رہے

آسمان سے کپڑا اوڑکر آیا وہان | لیکر اوس کپڑے کو باندہا وہ جوان

پہلے کا کپڑا پرانا پہینک کر | حمد حق کرتے چلے وہ خوش نظر

مین وہ کپڑا لیکے پیچہے ہولیا | اور پوچہا اونسے اِسکا ماجرا

وہ کہے جب یہ پُرانا ہوئے گا | پہر کرونگا مین خدا سے التجا

پہر نیا کپڑا اسلے گا آہی آجی | باندہ اوسکو پہینکدونگا اِسکو بہی

بس یہ سنکر مین کیا اونسے کلام | آپ اپنا مجہکو اب بتلائین نام

آپ بولے نام باقرؓ ہے مرا | مین پسر ہون حضرتِ سجاد کا

میرے نانا ہین حسنؓ دادا حسینؓ — دونون ہین زہراؓ علیؓ کے نورِ عین

بس یہ کہکر چلدیئے وہ باخدا — دیکھ اس حالت کو مین بہی رُو دیا

دوسرے راوی یہ کرتے ہین بیان — جب چلے حج کو امامِ دوجہان

دیکھکر کعبے کو مسجد مین کہڑے — آپ چلا کر بہت رونے لگے

مین کیا معروضہ اوسدم ای امام — دیکھتے ہین لوگ حضرت کو تمام

آپ اپنی کیجیئے آواز کم — یون جواب اوسدم دیئے ذوی کرم

کیون نہ اب چلا کے روؤن درد سے — شاید اس رونے پہ حق رحمت کرے

خوف و اندیشے کا ہے یوم الحساب — حق تعالے کر دے مجکو کامیاب

آپ جو اوس وقت مسجد مین گئے — سب زمین وہان کی ہوئی تر اشک سے

یہ حسینؓ ابن علیؓ کے پوتے ہین — جعفر الصادق کے والد ہوتے ہین

جعفر الصادق امام انس و جان — اپنے والد کا یہ کرتے ہین بیان

بعد آدہی رات کے روتے ہوئے — مانگتے تہے یہ دعا اللہ سے

حکم تو نے نیک کامون کا کیا — وہ عمل بالکل نہ مجہہ سے ہوسکا

کام بد جو تو نہ کرنے کو کہا — اوس سے باز آیا نہیں دل میرا

تیرے آگے تیرا بندہ ہے کھڑا — عذر کیا اقرار ہے اے کبریا

ہیں نصایح آپ کے اکثر لکھے — طول ہوگا سامعین کو سننے سے

اِنمیں ہر اکثر محبت کا بیان — فانی دنیا کی شکایت ہر عیان

یہ نصیحت جعفر صادق رضہ کو کی — یاد رکھو اِس نصیحت کو مری

۱

پہلے تو اپنی رضامندی خدا — فرمانبرداری میں پوشیدہ کیا

حکم چھوٹا بھی ہو اوسکا ای پسر — اوسکو بھی جانو نہ چھوٹا ای پسر

اوسکی خوشنودی اوسیمیں ہو اگر — وہ نہ کرنے سے ہوا خوش سخت تر

۲

دوسرا غصے کو اپنے کبریا — ہے گناہوں میں رکھا اپنے چھپا

اِسلئے چھوٹا بھی ہو اوسکا گناہ — اوسکو چھوٹا مت سمجھہ ای رشک ماہ

شاید اوسکا غصہ اوسمیں ہو چھپا — اوسکے کرنے سے نہ آجائے بلا

۳

یہ نصیحت تیسری ہے دلربا — دوستو نکو اپنے وہ ربّ العلا

اپنے بندوں میں چھپایا ہے تمام — اِس لئے ڈرتے رہو ای نیکنام

سمجھو وصیت تم ولیس اولی کو ہی — شاید اللہ کا ولی ہووے وہی
راوی لکھتے ہین کہ وقت آخری — جو وصیت تہی وہی جاری ہوئی
یعنے جس چادر مین پڑہتے تہے نماز — وہ کفن پائے ہین وہ بندہ نواز
خادمون کو جنکے بخشے گا خبیر — اونکا یہ تقوے غلام دستگیر

منقبت حضرت جناب امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالے عنہ

دوستو انمین جو ہین چھٹوین امام — جعفر الصادق امام اونکا ہے نام
حضرت باقر رض کے صاحبزادے ہین — اور زین العابدین رض کے پوتے ہین
حضرت قاسم رض ہین نانا آپ کے — حضرت صدیق رض کے جو پوتے تہے
نانی کا اوس شاہ کی اسما ہے نام — پوتی ہین صدیق رض کی وہ لا کلام
آپ انہین نانو سے کہتے تہے مجہے — ہے جنا دو مرتبہ صدیق نے
اولیا اکثر ہین حضرت کے مرید — بو حنیفہ رح بہی ہین شاگرد رشید
کرتے ہین ابن ابی حازم بیان — ایکدن حاضر تہا مین حضرت کے یہان
آتے ہین سفیان ثوری بہی وہان — عرض کی حاضر ہون اے جان جہان

اندر آنے کی ہوئی پروانگی
کون ہے سفیان ثوری جانیے
ایک دن مسجد کے دروازے پہ جا
ثور یعنے بیل کر آئی صدا
الغرض سفیان ثوری سے امام
گاہ گہ ملتا ہے تم سے بادشاہ
جاؤ تم اس دم مرے نزدیک سے
کوئی فرما دو حدیث مصطفےٰ
یہ حدیث اوسوقت فرما کر کہے
آدمی کو جب کوئی نعمت ملے
دیر ہو روزی کے ملنے مین جسے
گر کسی پر ہو کوئی رنج و بلا
مرتضیٰ [رضی] نے یہ حدیث دلپذیر

حاضر خدمت ہوئے جب تو دیا
یہ محبوب دوست ہین اللہ کے
پہلے بایان پاؤن ہوئے تھے گیا
یہ لقب ہی آپ نے اپنا رکھا
اس طرح فرماتی ہین اوسدم کلام
ہین پسند اسکو نہین کرتا ذرا
سنکے یہ سفیان معروضہ کیے
تا کرون اوس پر عمل شاہ ہدا
پہنچی ہے والد کو اپنے باپ سے
منہ سے بس الحمد للہ گر کہے
منہ سے وہ استغفر اللہ بس پڑھے
کافی ہے پڑھنا اوسے لاحول کا
کہہ گئے فرزندونکو وقت اخیر

یہ اشارہ تھا امام پاک کا — کر عمل اسپر نہ گھر سلطان کے جا
جعفر الصادقؑ جو کرتے تھے دعا — ساتھ ہی ہوتی تھی مقبولِ خدا
تھی خلافت اون دنوں منصور کی — جھوٹی چغلی جا کہا اوس سے کوئی
وہ خلیفہ جب مدینے کو گیا — جعفر الصادق کو بلوا کر کہا
ہے تمہیں میری خلافت کی طلب — قتل کرواونگا اِس دم اِس سبب
جھوٹی چغلی کھائی تھی جس شخص نے — آپ کے کہنے سے بلوا یا اوسے
جب قسم اوس سے لئے وہ دیں پناہ — بس اوسی دم مر گیا وہ روسیاہ
عذر خواہی کی ہے تب منصور نے — واہ کیا اللہ کے محبوب تھے
کب عدو آرام لینے دیتے تھے — آپ پائے ہیں شہادت زہر سے
جانتے ہیں اونکو سب برنا و پیر — بس کر اب عاصی غلامِ دستگیر

منقبت حضرت جناب امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہ

ساتویں ہیں موسیِ کاظم امام — جعفر الصادق کے فرزند کرام
کنیت ہیں بوالحسن تھے شاہِ دیں — صابر و صالح لقب تھا اور امیں

ضبط غصے کو جو کرتے ہین نہان — اونکو کاظم کہتے ہین اہل زبان

جو کراتے آپ سے اگر دعا — حق سے بر آتے تھے اونکے مدعا

سیم و زر اور اشرفی لے اونکو — آپ دے آتے مدینے والونکو

لینے والونکو خبر ہوتی نہین — دیکھیا ہے کون ہمکو یہ سخی

عالم یکتا تھے بیشک وہ ولی — ہین کرامتین ہزارون آپ کی

یہ کرامت وصف مین اِنکے رقم — کرتے ہین حسّام بن حاتم اصم

یون شقیق بلخی نے مجھسے کہا — اِک سفر مین حج کے دیکھا ماجرا

ایک منزل مین جوان اِک پر ضیا — ہے اکیلا قافلے سے ہو جدا

میلے کپڑے تن پہ بے سامان ہے — چہرہ نورانی خدا کی شان ہے

مین نے جانا ہے کوئی صوفی فقیر — نہ بچھونا اوڑھنا ہے نے حصیر

چاہا اپنے ساتھ والونسے ملاون — قافلہ والون سے کچھ خدمت کراون

اولیا سے ہین شقیق نامور — ہے روایت اونکی سچی معتبر

آپ فرماتے ہین جسدم مین گیا — اوس مسافر کی طرف بہر خدا

پاس جب پہنچا تو وہ مثل شفیق
پڑھکے آیۃ یون کہا تب ای شفیق

کچھ بآ قرآن مین ہے وہ الله
ہان گمان ہی بعض ہوتی ہین گناہ

ہین گما پہر اپنے شرمندہ ہو
یہ کہا وہ راستہ اپنا لیا

ہین کہا دلمین یہ تہا صاحب کمال
نام بھی بتلا دیا اور دل کا حال

اس سے کروانا دعا اپنے لئے
اور گناہون کی معافی مانگیے

ہو گیا پوشیدہ آگے سے مرے
وادی فضہ مین پہر پایا اوسے

دیکہا اک جا پڑہ رہا ہے وہ نماز
مین گیا نزدیک اوسدم با نیاز

پہر آیۃ پڑہ کے بولا ای شفیق
توبہ کرنے والے ہین بیشک عتیق

وہ تو یہ فرما کے غائب ہو گیا
مین نے جانا ہے یہ ابدال خدا

منزل ادوا گئے جسوقت ہم
اک کنوین پر وہ جوان آیا نظر

ایک بدہنہ ہاتہ مین مٹی کا تھا
وہ قضارا اوس کنوئیمین گر گیا

آسمان کی سمت دیکہا وہ جوان
عرض کی ای کارساز دوجہان

ایک ہی بدہنہ وہ میرے پاس تھا
پھیر دے اب اوسکو ای بار خدا

راوی کرتے ہین قسم کھا کر بیان
جوش پانی کو ہوا ہے ناگہان

بدہنہ اوپر آگیا وہ ذی وقار
کر وضو رکعت پڑہے ہین نفل چار

ایک ٹیلے پاس جا کر ریتی کے
ریت اوس بدہنہ کی منہ تک بہر دیے

بس ہلا کر پی رہا تہا وہ جوان
مین سلام اوسدم کیا جا کر وہان

مانگا مین جو کچھہ خدا تمکو دیا
اوس سے مجھکو بھی عطا ہو وے ذرا

بس اوہنون نے مجکو وہ بدہنہ دیا
خوش ہوا مین اور اوسے پینے لگا

شل ستو کی تہا اللہ رے مزہ
عمر بہر بہولا نہ اوس کا ذائقہ

کہتے ہین حضرت شقیق خوش بیان
پھر ہوا نظرون سے غائب وہ جوان

ایک شب مکے مین دیکھا بانیاز
رات آدہی تھی وہ پڑہتا تھا نماز

گریہ وزاری تھی اور عجز و بکا
شب گزاری وقت آیا صبح کا

پھر مطاف پاک مین وہ دل گداز
صبح کی سنت پڑہے ہین بانیاز

فرض سبکے ساتھ پڑہ آئی مطاف
صبح تک کرتے تہے کعبے کا طواف

پھر مصلے پر وہ ابراہیم کے
عاجزی سے نفل دو رکعت پڑہے

جب چلا پہلو سے وہ خوش خرام ‏ ‏ ‏ ہین بڑہا آگے کہ تا کر لون سلام

گھیرے بس اگر ہزارون خاص عام ‏ ‏ ‏ ہو گیا چارون طرف سے اژدہام

مین نے پوچھا کون ہے یہ ذی حسب ‏ ‏ ‏ اہل مکہ نے کہا یہ مجھسے تب

موسی کاظم ہین یہ ابن رسول ‏ ‏ ‏ رو دیا یہ سن کے مین ہو کر ملول

حال کیا تھا وقت آخر آپ کا ‏ ‏ ‏ یہ دعا فرماتے تھے بارِ خدا

ای جناب کبریا اللہ میرے ‏ ‏ ‏ موت کی سختی مین راحت دے مجھے

عفو کر یارب مجھے وقتِ حساب ‏ ‏ ‏ روزِ محشر مین مجھے کر کامیاب

یہ ہین اولادِ شفیع المذنبین ‏ ‏ ‏ ان سے سیکھا چاہیے آدابِ دین

ہو نہ موت جنکے گھرانیکا یہ حال ‏ ‏ ‏ اب کے پیرون کی عجب ہین قیل و قال

ڈھونڈ افضالِ خداوندِ قدیر ‏ ‏ ‏ عاصی محزون غلامِ دستگیر

منقبت حضرت جنابِ علی رضا رضی اللہ تعالے عنہ

ای محبو آٹھوین ہین جو امام ‏ ‏ ‏ ہے علی موسی الرضا اوس شہ کا نام

منتین کرتے ہین سب جس شاہ کی ‏ ‏ ‏ ہین امام ضامن و ثامن بھی

موسیٰ کاظمؒ ہین والد آپ کے — اور رضا صابر زکی القاب تہے
کسر نفسی آپ مین تہی اسقدر — ایک دن حمام مین تہے جلوہ گر
لشکری اک آکے حضرت سے کہا — مین نہاتا ہون یہان تو یہان سے جا
آپ چپکے ہو گئے اور اٹھ گئے — اکتفا اوسپر نہ کر بد ذات نے
یون لگا حضرت کو کہنے ای سیاہ — چاہتا ہے تو اگر اپنی پناہ
مجھکو نہلا ڈال پانی سر پر اب — اوسکو نہلانے لگے محبوب رب
حسن پر شرماتے جسکے مہر و ماہ — آپ کو بولا بس سیر وہ روسیاہ
اتنے مین اک شخص آیا ہی وہان — آپ کو پہچانتا تہا وہ جوان
بے تحاشا چیخ مارا رو دیا — یون کہا ای لشکری بس تو مرا
ہائے یہ ابن رسول اللہ ہے — تو نے خدمت لی خدا سمجھے تجھے
لشکری یہ سنکے قدمون پر گرا — معذرت سے عرض یون کرنے لگا
مین جو پانی ڈالنے کو تہا کہا — کیون نہ تب انکار فرمائے شہا
آپ فرمائے وہ تہا کار ثواب — مین نہ چاہا اسکو چہوڑون گر جناب

اِسلئے فرمان بجا لایا ترا ۔ تا کہ مجھکو اجر دے اوسکا خدا
تھا خلیفہ اونے دنون مامون رشید ۔ کر کے حضرت کو باصرار شدید
شہر نیشاپور مین بلوایا ہے ۔ کیا لکھون جو ماجرا پیش آیا ہے
جمع تھے لاکھون تماشے کے لئے ۔ مومنین باہر نکلکر شہر سے
آپ تھے اوسوقت محمل مین سوار ۔ منتظر سب ہو رہے تھے بیقرار
یون لگے چلانے لاکھون خاص و عام ۔ پردہ محمل کا اٹھا دو یا امام
آپ نے جسدم اٹھایا پردے کو ۔ لاکھون چلا کر گرے بیہوش ہو
تھے بڑے نورانی وہ بندہ نواز ۔ تھا جمال مصطفےٰ گیسو دراز
شور و غل کرتے تھی بیحد خاص و عام ۔ لوگ مشکل سے ہوی ساکت تمام
عرض کی سب نے کہ یا شاہ ہدےٰ ۔ کوئی فرما دو حدیث مصطفےٰ
تب حدیث مصطفےٰ فرما دیئے ۔ پہنچی تھی جو والد اور اجداد سے
مصطفےٰ کو حکم رب العالمین ۔ لا سنایا ہے یہ جبرئیل امین
کلمۂ طیب جو ہے کلمہ مرا ۔ قلعہ ہے وہ اِسمین جو داخل ہوا

امن مین آیا مرے حق نے کہا
اور وہ میرے غذا بون سی بچا

راویون نے جو سند اسکی لکہی
وہ اڑہائی لاکہ کی گنتی ہوئی

لے گیا اعزاز سے مامون نے
اپنی لڑکی عقد مین دی آپکے

ہین کراماتین ہزارون آپکی
یہ کرامت ہے مجہو آخری

ایک دن خادم سی حضرت نے کہا
راز اک کہتا ہون رکہہ اسکو چہپا

میرے مرنے تک اگر افشا کیا
دیکہ دامنگیر ہون مین کل ترا

وہ قسم کہایا تو فرمائے حضور
موت میری ہی قریب اے ذی شعور

پہر خلیفہ کے کچہہ اب اے دیندار
کہانے مین آئینگے انگور و انار

زہر ہوا ونمین وہ جب ہم کہائینگے
جا ملین گے اپنے ہم اجداد سے

باپ جو مامونکا ہے ہارون رشید
قبر کے نزدیک اوسکے اے سعید

دفن کرنا چاہیگا مامون وہان
مین جتا دیتا ہون تجکو اے جوان

آرزو اوسکی خدا دیگا نہین
سخت پتہر سے بہی ہوگی وہ زمین

دفن کا حضرت کی تہا جسجا مقام
جاے وہ دکھلا دیے اوسدم امام

ایسا فرمائے ہو جسدم انتقال | تو خلیفہ کو سُنا دینا یہ حال
ہو چکے تیار جب لاشہ مرا | ایک جنگل سے سوار آجائیگا
اونٹنی پر ہوگا وہ اور اونٹنی | دیگی بچہ قدرتِ حق سے جبھی
وہ پڑھائینگے جنازے کی نماز | اقتدا اونکی کرین سب با نیاز
بعد پھر مین نے بتایا ہے جہان | کھودنا وہان قبر اک ہوگی عیان
نکلیگا پانی سفید اوس جائے سے | اوسکے نیچے پھر کھدانا چاہیے
ہو جب موقوف آمد پانی کی | بس وہین ہو دفن کی جائے مری
راوی کہتا ہے کہ اک دن باہر | گھر سے نکلے ہین خلیفہ کے حضور
دیکھ کر مجھکو یہ حضرت نے کہا | کام اون لوگون نے اپنا کر چکا
کہ کے توحیدِ الٰہی آپ نے | پھر بزرگی حق کی فرمانے لگے
راوی کہتا ہے ہوا جسدم وصال | گھر خلیفہ کے مین جا دیکھا یہ حال
ہاتھ مین رومال ہے مامون کے | پونچھتا ہے اشک اپنے ہاتھ سے
جو جو فرمائے تھے مجھکو وہ امام | مین کہا مامونکو وہ باتین تمام

رو یا سن کر امتحان کے واسطے ‌ ‌ ‌ قبر کھدوا یا ہے پیچھے باپ کے

سخت پتھر سے زیادہ تھی ہین ‌ ‌ ‌ بس پشیمان ہو گیا اندوہگین

اونٹنی پر اِک سوار آ غیب سے ‌ ‌ ‌ پڑہ جنازے کی نماز اور چل دیئے

بہیجا اونکے ڈہونڈہنے کو وہ سوار آ ‌ ‌ ‌ ہو گئے غائب وہین وہ ذی وقار

زہر سے پائے شہادت وہ امام ‌ ‌ ‌ بعض کہتے یہ خلیفہ کا تہا کام

لڑکی دیکر زہر حضرت کو دیا ‌ ‌ ‌ بہید اسکا جانتا ہے کبریا

جانتے تہے اپنے قاتل کو امام ‌ ‌ ‌ پر نہ بتلائے کسیکو اوسکا نام

غوث اعظم رض کے یہ صاحبزادونسے ‌ ‌ ‌ عرض اِس عاصی کی ہر سن لیجیئے

غوث اعظم رض کو حسینِ پاک سے ‌ ‌ ‌ ناتا ہے جدّی بہی اور نانا ہوے

سلسلہ غوث الورا کا دوستو ‌ ‌ ‌ پہونچتا ہے حضرتِ معروف کو

شیخ دین معروف کرخیِ سعید رح ‌ ‌ ‌ وہ علی موسی الرضا رض کے ہین مرید

بس ولایت اور خلافت غوث نے ‌ ‌ ‌ لی ہے اولاد حسینِ پاک سے

ہین یہ مرشد زادی غوثِ پاک کے ‌ ‌ ‌ اِس لئے تعظیم اُنکی چاہیئے

غوثیون کا اِن دونون ہے یہ چلن | بولتے ہین ہم ہین ساداتِ حسنؓ
جب حسینی سید آوین اِنکے یہان | وقعت اور تعظیم کا موقع کہان
بولتے ہین میر صاحب آئیے | بیٹھتے ہین یہ بھی جا آداب سے
پہلے سے مظلوم ہین یہ آشکار | اِنکے چہرہ پر ہے مظلومی کا بار
مومنو جتنی ہوئی سیّد کشی | وہ سب اولادِ حسینؓ پاک تھی
گر قرابت کو نہ مانین قادری | چاہیئے تعظیم مرشدزادونکی
گر وہ ہون مظلوم یا یہ ہون امیر | تجھکو کیا نسبت غلامِ دستگیر
پیر کے گھر کا ہے تو ادنیٰ غلام | جیسا تو اُنکا غلام اِنکا غلام

منقبت حضرت جناب امام محمّد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو نوین ہین دوستو حضرت امام | ہان محمّد ہے تقی اوس شہ کا نام
عالم اور فاضل تھے اور عاقل تھے آپ | معرفت کے علم مین کامل تھے آپ
بچپنے سے تھے بڑے حاضر جواب | راوی اک لکھتے ہین حال آنجناب
جاتا تھا مامون کہین بھر شکار | کھیلتے تھے رہ مین لڑکے بیشمار

تھے کھڑے اون لڑکونمین حضرت تقیؑ — خوف سے مامون کے بھاگے سبھی

آپ ویسے ہی رہے اوسجا کھڑے — پوچھا اوس شہزادے سے مامون نے

ساتھ سب لڑکونکے کیون بھاگے نہین — یون جواب اوسدم دیے وہ شاہِ دین

اے امیر المؤمنین یہ راستہ — تنگ ہوتا گر تو مین ہٹ جاتا تھا

دوسرا کرتا اگر مین کچھ گناہ — ڈرسے تیرے بھاگجاتا کوئی راہ

ہے گمانِ نیک اب تجھسے مرا — کچھ نہ پہونچیگا ضرر ہون بے خطا

میٹھی باتین سنکے اوس معصوم کی — دل مین مامون کے محبت آگئی

نام پوچھا آپ کا مامون نے — اور کہا والد تمہارے کون تھے

تب تو اوس شہ نے خلیفہ سے کہا — ہون محمد بن علی موسی الرضا

اپنے گھر لایا اونہین مامون نے — پاس رکھا ہے بڑے اعزاز سے

عقد اپنی لڑکی سے کر آپ کا — پھر مدینے کو اونہین بھجوا دیا

ہین ہزارون ہی کرامت آپ کی — کچھ مین لکھتا ہون نصیحت آپ کی

کہتے تھے جو شخص اللہ سے ڈرا — اوس سے ڈرتی ہر سبھی خلقِ خدا

اوس شہ دین کے نصایح ہین کثیر	ختم کردے بس غلامِ دستگیر

منقبت حضرت جناب امام محمد نقی رضی اللہ تعالے عنہ

جو محمد ہین نقی عالی مقام	اے محبو ہین یہی دسوین امام
آپ کے والد محمد ہین تقی	کُنیت ہے ابو محمد آپ کی
یون کراماتین تو ہوتی تہین سدا	حلم کا حال آپ کے کیا پوچہنا
ایک دن جاتے تہے وہ شاہِ ہدا	راستے مین ایک اعرابی ملا
عرض کی لیجاکے گہر اوس شخص نے	ہون محب دادا علی کا آپکے
قرضداری مجہپہ ہے اے دیندار	ہون درہم دینا کیکے دس ہزار
آپ نے فرمایا غم اِسکا نہ کہا	ہم ادا کر دینگے یہ قرضہ ترا
یعنے اوس سائل پہ جتنا قرض تہا	آپ نے اُتنا تمسک لکہہ دیا
اوسکو یون فرمای وہ محبوبِ رب	جاؤن دربارِ خلیفہ مین مین جب
تو تقاضا سخت کرنا آکے وہان	ہان مت گرچہ کہین سلطانیان
وہ گیا دربار مین کاغذ لیا	دیکہہ حضرت کو یہ معروضہ کیا

آپ دستاویز اپنا لیجئے
میرا قرضہ یا شہ دین دیجئے

کچھہ مانے سے نمانا وہ سعید
بس لگا کرنے تقاضائے شدید

ماجرا جو یہ خلیفہ نے سنا
تیس توڑے بھیجے ہین درہم منگا

دس ہزار اوس سی لیا سائل وہین
یون کیا معروضہ اے سلطان دین

جسقدر مطلوب تھے درہم مجھے
فضل سے حضرت کی وہ تو مل گئی

سنکے سائل سے یہ فرمائے امام
سب یہ لیجا تیرا حصہ ہے تمام

اس سی بھی زاید درہم ہوتے اگر
ہین وہ سب دیتا تجھے اے بیخبر

تیس توڑے وہ خوشی سے لیگیا
دوستو یہ حال تھا حضرات کا

سننے والو بیر نہ ہو بارِ کثیر
بس کر اے عاصی غلام دستگیر

منقبت حضرت جناب امام حسن عسکری رضی اللہ تعالی عنہ

اے محبو گیارہوین ہین جو امام
ہان حسن ہے عسکری اوس شہ کا نام

کنیت ہے بو محمد آپ کی
ہین لقب خالص سراج اور عسکری

آپ کو بخشا تھا ربِ ذو الجلال
طفلی مین علم و کرامات اور کمال

تھا زمانہ اون دِنون بہلول کا — گفتگو دونون کی سنیے با مزا

حضرتِ بہلول تھے مقبولِ رب — لکھتے ہین بہلول دانا اِنکو سب

تارکِ دنیا تھے اور روشن ضمیر — خوف اونسے کرتے تھے شاہ و وزیر

وہ ولی تھے یہ امامِ وقت تھے — با مزا تقریر ہے سنیئے اسے

اون دنون شہزادے تھے نو سال کے — آپ لڑکون مین تھے آزردہ کھڑے

لڑکے سارے کھیلتے تھے باخوشی — آپ سے بہلول نے یہ عرض کی

شاہزادے کیون کھڑے ہین چپ اداس — کچھ نہین شاید کھِلونا آپ پاس

دین اگر حضرت مجھے پروانگی — مین کھِلونا لاکے گزرانون ابھی

آپ نے فرمایا او کم عقل کے — کھیلنے کو ہم نہین پیدا ہوے

پوچھا پھر بہلول نے شہزادے سے — آپ پھر کس کام کو پیدا ہوے

آپ فرمائے ہمین اللہ نے — بھیجا ہے علم و عبادت کے لئے

پھر یہ پوچھا آپ سے وہ نیک ذات — کیون ہوئی معلوم شہزادے یہ بات

بولے حضرت آیۂ قرآن سے — پڑھ کے وہ آیت سنائی آپ نے

۱؎ افحسبتم انما خلقناکم عبثا ای کیا تم سمجھے کہ ہم نے تمکو کھیلنے کو پیدا کیا ہے ۱۲

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

ہم عبث تم کو نہین پیدا کیے | پھر ہمارے پاس اک دن آؤگے
عرض کی یہ سنکے تب بہلول نے | کچھ نصیحت وعظ فرما دیجیے
وعظ فرماے نصائح کر وہین | شعر کچھ پڑھنے لگے وہ شاہ دین
بس یکایک حال دیگر ہوگیا | آ گئے غش مین وہ محبوبِ خدا
عرض کی بہلول نے ہوش آے پر | کیا یہ حالت ہی مجھے دیجے خبر
حال یہ ہے آپ بچے ہین ابھی | بے گنہ ہین اور یہ حالت آپ کی
یون جواب اوسدم دیا ہے آپ نے | جاؤ اے بہلول میرے پاس سے
بارہا دیکھا ہے مین نے میری ماں | چولہے مین سلگاتی ہین جب لکڑیان
وہ نہین جسدم دہکتی ہے عیان | ڈالتی ہین اوسمین چھوٹی لکڑیان
آگ چولہے کی دہک اوٹھتی ہے تب | حال دوزخ کا یہی ہے بوالعجب
جائیگی دہکائی وہ انسانون سے | خوف آتا ہے یہی ہر دم مجھے
اون بڑون مین بچے گر شامل ہوے | وہ سُلگ جائیگی مثل اس چولہے کے
خوف ہے مین وہی بچہ ہون اگر | ہوگئے بہلول سنکر چشم تر

عجز کا شہزادون کے یہ طور ہے
اب کے درویشونکا غرہ اور ہے

عرض کر رُو کر غلامِ دستگیر
مَرحَبا اٰلِ رَسُولِ بے نظیر

منقبت حضرت جناب امام محمدؐ مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بارھوین ہین جو امامِ انس و جان
ہین محمدؐ مہدیِ آخر زمان

گیارھوین جو شہِ حسن تھے عسکری
تھے محمدؐ اونکو فرزند ایک ہی

نو برس کی عمر تھی اور تھے حسین
گم ہوی جنکا پتا اب تک نہین

شیعہ کہتے ہین یہ ہین مہدی امام
منتظر ہین اونکے آنے کے تمام

سنّی کہتے ہین نہین ایسا نہین
پیدا ہونے والے ہین وہ شاہِ دین

نام احمدؐ یا محمدؐ ہوویگا
باپ عبداللہ مان کا آمنہ

لاکھون جب بیعت کرینگے آپ سے
آپ مکے مین سفر کرجائینگے

حضرت عیسیٰؑ کے ظاہر ہونے سے
آپ پہلے ہی تولّد ہوئینگے

مارینگے دجّال کو عیسیٰ نبیؑ
بالیقین تائید سے اوس شاہ کی

وہ کرشمے انسے ظاہر ہوئینگے
جسطرح پیغمبرونکے معجزے

مشرق سے تا غرب دینِ مصطفےٰ | چمکے گا ان سے بافضالِ خدا
مختصر ہے حال ہر روشن ضمیر | ختم کرتا ہی غلام دستگیر
اب دعا کرتا ہے اٹھا کر یا امام | ہم سبھی آپہی کے گھر کے ہیں غلام
ای رسول دوسرا کے لاڈلے | ہو رہائی دو جہان کی فکر سے
بیان کہے والے کے بر آئیں مدعا | از طفیلِ آلِ پاکِ مصطفےٰ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بخط خادم مدرسہ بخطے گنا خادم الفقرا المسکین
محمد عبد اللہ المعروف بہ خوشنویس مطبع کار سعادت
سلطانِ دکن خلد اللہ تعالیٰ ملکہ وسلطانہ
مطبوعہ مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن
ضیابخشِ دیدۂ اسلام
۱۳۱۶ھ
1899ء